فرمایا کہ اندیشہ تھا کہ وہ اپنے والدین کو بھی کافر اور نافرمان بنا دیتا۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا (کہف رکوع ۷)

پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب دونوں کشتی پر سوار ہو گئے تو (حضرت خضرؑ نے) اس میں سوراخ کر ڈالا (حضرت موسیٰؑ نے) کہا کیا آپ نے کشتی اس لیے پھاڑ دی تاکہ کشتی کے لوگوں کو ڈبو دیں۔ یہ تو آپ نے بڑی اوپری حرکت کی۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا (سورہ کہف ع)

پھر وہ دونوں اور آگے بڑھے، یہاں تک کہ (راستہ میں) وہ ایک لڑکے سے ملے تو (حضرت خضرؑ نے) اسے (بھی) مار ڈالا (حضرت موسیٰؑ) بولے کیا آپ نے ایک معصوم کو مار ڈالا اور بغیر کسی قصاص کے، آپ نے بڑی بے جا بات کی۔

بعد میں حضرت خضرؑ نے اس معمہ سے پردہ اٹھاتے ہوئے وہ وجہ بتائی جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ شرعی اعتبار سے کوئی غیر نبی محض کشف والہام کی بنا پر اس قسم کے غیر شرعی اقدامات کرنے کا مجاز نہیں ہو سکتا۔

باقی رہی یہ بات کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں جس صاحب کا ذکر ہے وہ بھی حضرت خضر ہی تھے؟ اس کے لیے بخاری شریف میں ان کے نام کی تصریح آگئی ہے۔ ملاحظہ ہو بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث الخضر مع موسیٰ علیہما السلام ۱/۴۸۳

امام ابن کثیر مندرجہ بالا واقعات کے بعد لکھتے ہیں کہ جو لوگ حضرت خضرؑ کی نبوت کے قائل ہیں یہ اس کا ثبوت ہے۔

وفیہ دلالۃ لمن قال بنبوۃ الخضر علیہ السلام مع ما تقدم من قولہ الخ (ص ۹۹)

۶۔ تخت سلیمانؑ پر دھڑ۔ جس حدیث کا آپ نے ذکر کیا ہے، بعض مفسرین نے اس کے مذکورہ سلیمانی واقعہ سے قلابے ملانے کی کوشش فرمائی ہے۔ مگر حدیث کے کسی جملے اور لفظ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ نہ اس روایت کا اس واقعہ سے کوئی تعلق ہے۔ آپ نے حدیث کے آخر کی جو عبارت نقل کی ہے یعنی؛ جس کو دائی نے حضرت سلیمانؑ کے تخت پر لا کر ڈال دیا۔ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں مفسرین کے ہیں۔ یہ روایت بخاری کے علاوہ مسند احمد میں بھی آئی ہے۔ اس کے